

اہلحدیث اور قادیانی مذہب

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴿بہ نگاہ کرم مطہر غزالی، یادگار رازی، مفتی سواد اعظم، تاجدار اہلسنت، امام المسکین
حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد بنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی﴾

نام کتاب: الحمد بیٹ اور قادیانی مذہب
تصنیف: ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
ناشر: شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفیٰ - مظہرہ حیدرآباد)
قیمت: Rs. 15

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۱	الحمد بیٹ اور قادیانی مذہب	۳	عقیدہ شتم نبوت
	میں ایک مجلس کی تین طلاقیں	۵	آخری نبی اور آخری کتاب
۲۲	الحمد بیٹ پر قادیانی کی سبقت	۹	نام نہاد الحمد بیٹ اور قادیانی
۲۳	قادیانیوں سے مشابہت	۹	فتنوں کا سرچشمہ
۲۴	امر تبری کی تفسیر..... تفسیر مرزائی	۹	غیر مقلدیت کے ملن سے قادیانی پیدا
۲۴	غیر مقلد کے قادیانی اُستاد	۱۱	الحمد بیٹ (غیر مقلدیت) کا انجام
۲۵	الحمد بیٹ کی قادیانی کے پیچھے نماز	۱۳	امام اعظم ابوحنیفہ کے گناہوں کا انجام
۲۵	کافر بھی اب اُن کو کافر کہتے ہیں	۱۳	مذہب الحمد بیٹ میں قادیانی عورت سے نکاح
۲۸	اکثر اہل حدیث احمدی	۱۶	مذہب الحمد بیٹ میں قادیانی کے پیچھے نماز
	(قادیانی) ہوئے ہیں	۱۸	الحمد بیٹ کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں
۲۹	قادیانی اور الحمد بیٹ میں اشتراک عمل	۱۹	مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد
۳۰	جمع بین الصلوٰتین		میاں نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا
۳۰	فوت شدہ نمازیں	۲۰	مذہب الحمد بیٹ: قادیانی و شیعہ بھی متکی ہیں
۳۱	الحمد بیٹ اور قادیانی کے افواہ	۲۱	الحمد بیٹ اور قادیانی مذہب کے
	رہتے		اعتقادی و فقیہی مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين
وعلى آله واصحابه اجمعين أما بعد

عقیدہ ختم نبوت

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾
(احزاب/۴۰) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول
ہیں اور سب نبیوں میں ختمیؑ (کنز الایمان - فاضل بریلوی)

محمد رسول اللہ (ﷺ) کو خاتم النبیین (آخری نبی) ماننا اور آپ کے بعد کسی نبی کے
پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا ضروریات دین سے ہے۔ حضور (ﷺ) کے زمانہ میں یا اس
کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور (ﷺ) کے زمانہ میں یا حضور (ﷺ)
کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔
اس بات پر سب اُمت کا اجماع ہے کہ حضور (ﷺ) کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ
کرے گا، کذاب ہوگا، دجال ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اُس کو اپنا رہبر
تسلیم کرنے والا یا اُس کے بارے میں ذرا سی لچک رکھنے والا بھی کافر اور بے دین ہوگا۔
مگر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے 'تہذیر الناس' میں عقیدہ
ختم نبوت میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور ضرب لگانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

’عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلیعہ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر
روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں‘ حضور نبی کریم (ﷺ)
کے بعد کوئی نیا پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا‘

تہذیر الناس کی مفصل عبارت اور اس پر مدلل نقد و نظر ملاحظہ کرنے کے لئے حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا رسالہ 'نظر یہ ختم نبوت اور تہذیر الناس' ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مقام تفصیلات کا تحمل نہیں۔

تہذیر الناس کے ذریعہ قاسم نانوتوی نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں یہ تو نا سمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنے اندر بالذات کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ اب تک تمام اگلے پیچھے اولیاء علماء اور عوام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں۔ یہی معنی تمام ائمہ اسلام صوفیاء و نظام متکلمین فہم فقہائے اعلام اور مفسرین عالی مقام نے بتائے۔ یہی معنی صحابہ کرام نے تابعین کو سمجھائے بلکہ یہی معنی سینکڑوں حدیثوں سے ثابت ہے۔ الغرض خاتم النبیین کا یہی معنی مراد لینا ضروریات دین میں سے ہے لہذا جو شخص اس معنی کے علاوہ کوئی دوسرا معنی بتائے وہ شرعی اصطلاح میں کافر و مرتد ہے۔ قاسم نانوتوی نے اسی اجماعی اتفاقی معنی کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف خاتم النبیین میں خاتم کا ایک نیا معنی خاتم ذاتی گڑھا ہے۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ یہ معنی آفرین خود انہی کی اپنی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے اس نئے معنی کو ثابت کرنے کے لئے تہذیر الناس میں پورا زور لگا دیا ہے۔ نبی آخر الزماں حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں (نبی اور) کوئی نبی تھا اور نہ ہی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے 'عقیدہ ختم نبوت' کا انکار کرتے ہوئے

جھوٹی نبوت کا ذرا ذرہ کھولا اور نام نہاد اہلحدیث کے پَر و زودہ اور ڈپٹی نذیر احمد کے تربیت یافتہ مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا، بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیائے کرام کی شان میں بھی نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم رضی اللہ عنہا کی شان جلیل میں بہت ہی بیہودہ کلمات استعمال کئے۔ نبوت کا دعویٰ دراصل قرآن مجید کا انکار اور حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے۔

آخری نبی اور آخری کتاب : ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُنْجِي إِلَيْهِ أَنْهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء/ ۲۵)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ ہم نے وہی بھیجی اس کی طرف کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی خدا (لائیق عبادت) بجز میرے، پس میری عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اعلان توحید کی ترویج اور اشاعت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا اور ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی ہے۔ توحید کی یہ دعوت جو میرا رسول مکرم تھیں دے رہا ہے یہ کوئی انوکھی دعوت نہیں بلکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ جب سے شروع ہوا ہے اور جو حضرات اس منصب پر فائز ہوئے ہیں سب نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنے اپنے قبیلوں، قوموں کو یہی دعوت دی ہے شرائع و احکام میں حالات کے پیش نظر تبدیلیاں ہوتی ہیں لیکن عقیدہ توحید میں سرمو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہر نبی پر وہی آتی تھی، نبوت کے لئے وہی لازم و ضروری ہے حضور نبی کریم ﷺ پر وہی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور باب نبوت بند ہو گیا۔ سلسلہ نبوت

بند کرنے کا فیصلہ اس ذات والا صفات کا ہے جو کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے اور ان تمام اُمور سے بھی باخبر ہے جن پر عالم انسانیت کی فلاح و بقاء کا انحصار ہے۔ اس لئے اس کے فیصلے اہل ہیں، وہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ ان میں کسی ترمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔ آیت کے اس طرز بیان سے ایک اہم اصولی مسئلہ بھی نکل آیا کہ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی وحی آخری وحی ہے کیونکہ اس آیت میں **مِنْ قَبْلِكَ** کی قید لگی ہوئی ہے **مِنْ بَعْدُ** کا اشارہ تک نہیں ہے۔

اگر ختم نبوت اور انقطاع وحی کا دوسری آیات میں صراحۃً ذکر نہ بھی ہوتا تو قرآن کا یہ طرز ہی اس مضمون کی شہادت کے لئے کافی تھا۔

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُؤْمِنُونَ﴾ (البقرہ/۴) اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب ﷺ) جو اُتارا گیا ہے آپ پر اور جو اُتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔ اس آیت میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کی جہن دلیل ہے کیونکہ وحی جس پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یا تو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی یا حضور ﷺ سے پہلے۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نازل ہوتی اور اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا۔ اس صورت میں آیت یوں ہوتی **وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَمَا يُنْزِلُ مِنْ بَعْدِكَ**۔ اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب یا وحی بھی نازل ہونے والی ہوتی تو جس طرح اس آیت میں کچھلی کتابوں اور وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی طرح آئندہ نازل ہونے والی کتاب اور وحی پر ایمان لانے کا ذکر بھی ضروری ہوتا، بلکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی، کیونکہ تورات و انجیل اور تمام کتب سابقہ پر ایمان لانا تو پہلے سے جاری اور معلوم تھا، اگر حضور ﷺ کے بعد بھی سلسلہ وحی اور

نبوت جاری ہوتا تو ضرورت اس کی تھی کہ اس کتاب اور اس نبی کا ذکر زیادہ اہتمام سے کیا جاتا جو بعد میں آنے والے ہوں تاکہ کسی کو اشتباہ نہ رہے۔

مگر قرآن نے جہاں ایمان کا ذکر کیا تو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور پہلے انبیاء کا ذکر فرمایا، بعد میں آنے والی کسی وحی یا نبی کا کہیں قطعاً ذکر نہیں، پھر صرف اسی آیت میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں یہ مضمون اوّل سے آخر تک مختلف مقامات میں آیا ہے۔ سب میں حضور ﷺ سے پہلے انبیاء، پہلی وحی، پہلی کتابوں کا ذکر ہے، کسی ایک آیت میں اس کا اشارہ تک نہیں کہ آئندہ بھی کوئی وحی یا نبی آنے والا ہے، جس پر ایمان لانا ہے۔

حضور اکرم ﷺ چونکہ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اسی لئے قرآن مجید بھی تمام کتابوں کی خاتم ہے اب کوئی اور کتاب کہیں اور کسی پر قیامت تک نازل نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو آپ اُمت کے سامنے دین اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شاید زحمت نہ فرماتے لیکن اب جبکہ نبوت کا ذرہ ازہ بند کر دیا گیا ہے اور حضور ﷺ ہی اس نورانی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی محبت اور اُلفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اوصوری نہ رہنے دی جائے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر اُمت کا اجماع رہا ہے۔ اگرچہ بد قسمتی سے اُمت اسلامیہ کی فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ باہمی تعصب نے بارہا ملت کے امن و سکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ و فساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیا لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیا اس کو مُردہ قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند

کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسئلہ جب نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پروا کئے بغیر اُس کے خلاف لشکر کشی کی اور جب چین کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ویسک اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے۔ جن میں سینکڑوں کھلا قرآن اور جلیل المرتبہ صحابہ تھے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلنا ضروری سمجھا۔ آپؐ کو رصدِ بائیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا سا تامل برتا تو یہ اُمت سینکڑوں گروہوں میں نہیں، سینکڑوں اُمتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر اُمت کا اپنا نبی ہوگا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رحمت للعالمین کے زیر سایہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری اُمیدیں ختم ہو جائیں گی اور اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا سہانا منظر بھی نظر نہیں آئے گا۔ یہ بات بھی مدِ نظر رکھنی چاہیے کہ مسئلہ حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا چنانچہ حضور خاتم الانبیاء والرسول کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں اُس نے جو عہدِ اربعہ ارسال خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں: **مَنْ مَسِيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ** کہ یہ خطِ مسئلہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

علامہ طبری نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جواز ان مزوج تھی اس میں **اشهد ان محمدا رسول الله** بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکر کشی کی اور اس کو واصل الجہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر پھرے طالع آزمایا فتنہ پرواز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اُس کو قتل کر دیا گیا۔

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نو پید، غیر مانوس فرقہ شاذہ ہے۔ یہ فرقہ تمام (۷۲) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے۔ جس طرح ایک شخص کئی جسمانی امراض میں مبتلا ہو کر امراض کا مجموعہ ہو سکتا ہے مثلاً ایک ہی شخص کو ٹی، ہلڈ، پریشر، شوگر، اسر، امراض قلب، امراض عظام، امراض جگر، آنکھ، ناک اور کان کے امراض ہو سکتے ہیں اسی طرح ایک فرد (خواہ وہ مقلد ہو یا غیر مقلد) کئی روحانی امراض میں مبتلا ہو کر بدعتیہ کیوں کا مجموعہ و مرکب بھی ہو سکتا ہے یعنی رفض، تفضیلیت، خروج، ہابیت، قادیانیت ساری بدعتیہ کیوں کا ملغوبہ و مجموعہ ہو سکتا ہے۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اسے غیر مقلد، وہابی اور لاندہب کہتے ہیں۔

قتنوں کا سرچشمہ : سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ اور طریقہ نہ صرف ﴿صراط الذین انعمت علیہم﴾ کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی وہ بابرکت قلم ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئے نئے قتنوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور جب کوئی شخص ان حقائق حد و حد کو پھلانگ جاتا ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑھے میں جا گرے گا۔ نام نہاد اہلحدیث نے اجارۂ ائمہ کی رسمی اپنی گردن سے کیا اتاری کہ جو شخص جس شکاری کی ڈ میں آیا، اسی کے جال میں گرفتار ہو گیا۔

غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں محمد سعید الرحمن علوی دیوبندی لکھتے ہیں :

’دعویٰ تو اہلحدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ نیچریت، انکار حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے بانی غیر مقلدیت کے بطن سے پیدا ہوئے‘
(بشیر احمد - اہلحدیث اور انگریز (مقدمہ) ص ۳)

محمد حسین بنا لوی لکھتے ہیں :

’ سرسید کا مذہب (نچریت) اسلامی دنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات اور ملاحدہ یورپ کے خیالات تھے، چند روز انہوں نے اہل حدیث کہلا یا ‘
 ’ قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اُس کو بھی اہل حدیث کے مولوی حکیم نور الدین بھیروی اور مولوی احسن امر وہوی بھوپالی نے ویکم یا لیک کیا۔
 فقہہ انکار حدیث (چکڑالوی مذہب) نے مسجد چنپیا نوالی میں جو الحمدیث کی مسجد ہے جنم لیا اور چٹو و محکم الدین وغیرہ (جو اہل حدیث کہلاتے ہیں) کی گود میں نشو و نما پایا اور یہی مسجد بانی مذہب چکڑالوی کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔‘
 (احسان الہی ظہیر اسی مسجد کے خطیب تھے) (اشادۃ السنۃ ج ۱۹ شمارہ ۸ ص ۲۵۲)

برٹش گورنمنٹ کے انعام یافتہ و قادر میاں نذیر حسین دہلوی کو وہابیت اور ترک تقلید کی راہ پر لگانے میں سرسید احمد خاں کا بھی ہاتھ تھا۔ پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:
 ’ سرسید احمد خاں ایک ممتاز اہل حدیث عالم (غیر مقلد) محمد ابراہیم آروی کو اپنے ایک مکتوب مؤرخہ ۱۰ فروری ۱۸۹۵ء میں لکھتے ہیں :

’ جناب سید نذیر حسین دہلوی صاحب کو میں نے نیم چڑھا دیا ہے۔ وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سنت بڑی جانتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے۔ جناب ممدوح میرے پاس تشریف لائے تھے۔ جب یہ گفتگو ہوئی، میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کر وہ جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے گئے اور اُس وقت سے رفع یدین کرنے لگے‘
 (محمد ایوب قادری۔ برگ گل سرسید نمبر۔ نقشبانی۔ اردو کالج کراچی ص ۲۸۵)

یاد رکھئے ! کانٹے کو پھول کہہ دینے سے پھول نہیں بن جائے گا۔ کانٹا کانٹا ہی رہے گا۔

بہید اسی طرح اعتزال و خروج اور رفض و تشیع کو سنت و سلفیت (اہل حدیث) جیسے پاکیزہ اور مقدس نام دینے سے یہ باطل نظریے قابل احترام نہیں بن سکتے۔

چکا تو یہ ہے کہ نام نہاد اہلحدیث مذہب کی اصل بنیاد یہی رد و تقلید اور رد و تقلدین پر ہے۔ اگر آپ تقلید (ائمہ اربعہ) کے منکر اور مقلدین (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کے سخت دشمن ہیں تو آپ اُن کے لوے میں بڑی قدر کی نگاہ میں دیکھے جائیں گے۔ سو قتل معاف۔ لیکن اگر آپ کسی امام کے مقلد ہوں اور دنیا بھر کی ساری عیالیاں اپنے ایمان سے میں جع کر رکھی ہیں تو آپ سب کچھ ہیں مگر مومن نہیں ہیں۔ (نعمو باللہ)

یہی وجہ ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ملعون مرتد غلام احمد قادیانی جو کہ غیر مقلد بھی تھا اُس کو شہداء اللہ امر تشری نہ صرف مسلمان سمجھتے تھے بلکہ قادیانیوں کو متقی بھی جانتے تھے۔ (رسالہ مظالم روپی ص ۳۷ مؤلف شہداء اللہ امر تشری)

اہلحدیث (غیر مقلدیت) کا انجام : اہلحدیث لوگوں کا خیال کہ معاذ اللہ صحابہ کرام کے اجتہادات غلط تھے ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ اہلحدیث افراد نے سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے اعمال کو بدعت اور گمراہی قرار دیا اور ان صحابہ کرام پر سخت چوٹیں کی ہیں حالانکہ مومن کی خصوصیت قرآن کی رو سے اس دُعا کے مطابق ہونی چاہئے کہ ﴿وَبِنَا اغْفِرلْنَا وَلَا خَوَانَنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (حشر/۱۰) اے ہمارے رب ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے اور ہمارے دل میں مومنین کے لئے کوئی کھوٹ نہ رکھ۔ بیشک اے رب ! تو نرمی والا مہربان ہے۔

یہ آیت اس بات کو حتمی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے اور اُن کے بارے میں کلمات خیر کہنا محض ایمان کا تقاضا ہے۔

افسوس ! اہلحدیث غیر مقلدین، مومنین میں سے سابقین الاولین کے لئے بھی اپنے دل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور یہ لوگ بھی قادیانیوں کی طرح اسلام کی مایہ ناز ہستیوں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔ کئی امور میں قادیانی اور اہلحدیث ایک ہی صف میں ہیں۔ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے بارے میں غیر مقلدوں اور قادیانیوں کے نقطہ نظر اور خیالات میں ہم آہنگی نظر آتی ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ دونوں فرقے ائمہ دین کی تقلید کے منکر ہیں۔ قادیانی بھی تقلید کا انکار کرتے ہیں اور غیر مقلدین بھی تقلید کے منکر ہیں اور اسلاف امت سے بیزاری اور بد اعتمادی کا اور ان کی شان میں جرأت و گستاخی کی سب سے بڑی وجہ یہی عدم تقلید ہے۔ جس کسی شخص یا فرقہ میں عدم تقلید کا رجحان پیدا ہوگا، اس کی زبان و قلم کا اسلاف کے بارے میں بے باک ہو جانا قطعی اور یقینی ہے۔

صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے کینہ رکھنے والوں کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ غیر مقلدوں کا ایک زبردست وکیل اور عالم محمد احسن امروہی سلفی جس نے تقلید کے خلاف مصباح الادلہ لدفع الادلۃ الاذلۃ نامی کتاب میں منحنی مسلک پر انتہائی بے باکانہ حملے کئے تھے اُس نے اخیر عمر میں قادیانی دھرم قبول کر لیا تھا۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا (ذہنی نذیر احمد کا تربیت یافتہ تھا) بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ اسی طرح غیر مقلد مولوی اسلم جیراج پوری مرتے وقت منکر حدیث کی صف اول میں شامل ہو گیا تھا۔

محمد حسین بنا لوی نے اپنے رسالے 'اشانۃ السنۃ' کی جلد ۱۱ شمارہ ۲ صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے:

'بچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض عیسائی اور بعض لادھب بن جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے گستاخوں کا انجام : غیر مقلد محمد حسین بنالوی کا حقیقت پر مبنی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے پچیس (۲۵) برس کے تجربہ کے بعد محسوس کیا ہے کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والے ضرور مُردہ ہو جاتے ہیں۔ سر سید احمد خان (نیچری) اور غیر مقلدین کے پُروردہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مثالیں پیش نظر رکھ کر غیر مقلد محمد حسین بنالوی لکھتے ہیں:

”پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض عیسائی اور بعض لاندہ بے بن جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔“ (محمد حسین بنالوی۔ اشاعت الدین جلد ۱۱ شمارہ ۲ ص ۵۳)

مذہب احمدیہ میں قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے :

الْكَفَرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ اسلام کے مقابلے میں تمام کفار آپس میں ایک ہی ملت ہیں سب باہم جسد واحد ہے ایک جسم ہے ایک دماغ ہے ایک فکر ہے ایک مزاج ہے اور اسلام دشمنی میں اور اسلام کے خلاف سازشوں اور منصوبوں میں سب متحد و متفق ہیں۔ خوارج قادیانی غیر مقلدین و بابی معزولہ..... سب باطل فرقے اختلافات کے باوجود اسلام (اہل سنت و جماعت) کے مقابلے میں آپس میں متحد و متفق ہیں۔ سب کے آپس میں تعلقات ہیں رشتہ داریاں ہیں باہمی مروتیں ہیں۔ قادیانی جماعت ختم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد کو یہ لوگ بنی مانتے ہیں۔

اُن کے ہتھکڑی کفر یہ ہیں۔ یہ جماعت ہاتھکڑی اہل سنت و جماعت کا فرد خارج از اسلام جماعت ہے۔ کافروں کی عورت سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن میں اس کی تصریح موجود ہے مگر نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے پیشوا ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ تھا کہ قادیانی عورت (مرزائیں) سے نکاح درست و جائز ہے۔ لکھتے ہیں :

”اگر عورت مرزائیں ہے تو علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میری ناقص علم میں نکاح جائز ہے“
(اخبار اہلحدیث امرتسرہ ۲/ نومبر ۱۹۳۳ء)

سوال یہ ہے کہ قادیانی لوگ مسلمان ہیں کہ کافر۔ اگر مسلمان نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں بلکہ وہ کافر ہیں اور اُن کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں تو پھر کافرہ عورت سے کسی مسلمان مرد کا نکاح کیسے درست ہے؟ یہ تو صریحاً قرآن کا معارضہ ہے اور حکم خداوندی کا انکار ہے قرآن کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تُنِكَحُوا بَعْضَ الْكَافِرِ﴾ (الستحنہ/۱۰)

اور نہ رکھو اپنے قبضہ میں ناموس کافر عورتوں کے۔

اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ کافروں سے نکاح جائز نہیں۔ نیز ارشاد در ثانی ہے :

﴿وَلَا تُنِكَحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَا مَآئِمَّةٌ كَافِرَةٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَا تُنِكَحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا أَعْبَدُكُمْ﴾ (البقرہ/۲۲۱)

اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مسلمان لوطی بہتر ہے مشرک آزاد عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند آئے۔ اور نکاح نہ کرو دیا کرو اپنی عورتوں کا مشرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور بے شک مومن غلام بہتر ہے مشرک آزاد سے اگرچہ وہ پسند آئے جنہیں۔۔۔ وہ لوگ دوزخ کی طرف نکالتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان 'مُکلف' رے رشتہ لیا بھی کرتے تھے اور دیا بھی کرتے تھے، لیکن اب انہیں اس بات سے رُک دیا گیا اور انہیں بتا دیا گیا کہ مانا کوئی مُشرک عورت اپنے مال و دولت، خُسن و جمال اور اپنے فُضل و کمال میں بڑھی ہوئی ہے لیکن اُس کے شرک کے عیب نے اُس کے تمام خُسن و کمال کو بد نما کر رکھ دیا۔ اور مومنہ پر کُفر کا ہالہ ہے اُس نے اُس کی دوسری جملہ خامیوں کی کسر نکال دی ہے اور یہی فرق مومن نر و اور شرک مرد کا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب میاں اور بیوی کے علقہ نہ بالکل متضاد ہوں گے، ایک اللہ وحدہ لا شریک کا بندہ اور دوسرا ہزاروں نبیوں کا پرستار ہوگا تو اُن کی کب نہج سکے گی۔ لامحالہ آج نہیں تو کل یہ کشتی کسی چٹان سے ٹکرائے گی اور پاش پاش ہو جائیگی۔ نیز وہ دو قومیں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں، اُن کے افراد کو ایک دوسرے پر اعتماد کب ہوگا؟ اور وہ شادی جہاں یا ہی اعتماد نہ ہو جذبات اور اُمّلتیں ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہوں، وہ زیادہ دیر پائیں ہو سکتی، اسی لئے تم جذبات کی رومیں نہ بہہ جاؤ اور اپنے مستقبل کو برباد نہ کرو۔

اگر مُشرک عورت سے شادی زچائی تو وہ اپنی پوری کوشش کرے گی کہ وہ تمہیں اسلام سے رُگرداں کر دے اور عورت کے دامِ فریب میں تو بڑے بڑے سوراخوں کو پھرتے دیکھا ہے۔ اور تم نے اپنی بیٹی کسی مُشرک سے بیاہ دی تو ممکن ہے اُس کی ہیبت کا کوئی جھوٹا تمہاری بیٹی کے ایمان کی شمع بجھا دے۔ خود سوچو، یہ کتنا ناقابلِ برداشت خسارہ ہے۔ (گمراہ اور بدعتیہ مرد و عورت کا بھی یہی حکم ہے)۔ (تفسیر فیہ القرآن)

صاحب تفسیر اشرفی حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

’اس حقیقت کا سمجھ لینا تو ایک عام آدمی کے لئے بھی دشوار نہیں کہ نکاح کی وجہ سے شوہر اور بیوی دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی اور ذہنی قرب ہوتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عقائد، نظریات، افکار اور خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ خدشہ ہے کہ مشرک و بدعتیہ شوہر کے عقائد سے مسلمان بیوی متاثر ہو یا مشرک و بدعتیہ عورت کے نظریات سے مسلمان شوہر متاثر ہو اس لئے اسلام نے یہ راستہ ہی بند کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمان شوہر یا بیوی سے مشرک و بدعتیہ شوہر یا بیوی متاثر ہو جائے، لیکن جب کوئی چیز نفع اور نقصان کے درمیان وائر ہو تو نقصان سے بچنے کو نفع کے حصول پر مقدم کیا جاتا ہے اس لئے اسلام نے مسلمانوں اور سارے کافروں کے درمیان مناکحت کا معاملہ بالکل ہی منقطع کر دیا۔ ایمان کی سلامتی اور کفر کے خطرات سے بچنے کا یہی صاف اور سیدھا راستہ اور مناسب طریقہ ہے‘ (تفسیر اشرفی/۲۶۴)

معلوم نہیں ثناء اللہ امرتسری کو ان آیات قرآنیہ اور ارشادات رہانی کی موجودگی میں یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی کہ مرزائے قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے الا یہ کہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی مسلمان ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو غیر مقلدین اسی کا اعتراف کر لیں:

اپنا چہرہ اگر تم بھی دیکھتے پھر کسی میں نہ کوئی کی دیکھتے

مذہب اہلحدیث میں قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے !

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی عورت سے مسلمان کا نکاح جائز ہے

اسی نرم گوشہ کی دین ہے کہ اب موصوف یہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے:

’میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی‘
(اخبار الجہد ص ۱۲/۱ اپریل ۱۹۱۵ء)

یعنی جو بھی کلمہ پڑھے خواہ اُس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، خواہ وہ ختم نبوت کا منکر ہو، خواہ وہ قرآن کا انکار کرنے والا ہو، خواہ وہ انبیاء و رسل کی شان میں انتہائی گستاخ اور بد زبان ہو..... غیر مقلدوں کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی رہے گا اور اُس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنی جائز ہوگی، وجہ صرف یہ ہے کہ غیر مقلدین ساری بدعتیں گویوں کا مجموعہ ہوتے ہیں..... لیکن ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والا کافر و مشرک ہوگا۔ (نورِ باہ)۔
اس کو کہتے ہیں فقہی بصیرت، علم و دانش کا کمال اور قرآن و حدیث پر مجتہدانہ نگاہ۔
مرزائیوں (قادیانیوں) کے بارے میں ثناء اللہ امرتسری کا موقف کیا تھا؟ غیر مقلد عبدالعزیز سکریڈی جمعیۃ مرکز یہ اہل حدیث ہند کی زبانی سُنیے..... ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

’آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی، آپ مرزائی کیوں نہیں؟
آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے، اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟
آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا، اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں ہوئے؟
(عبدالعزیز - فیصلہ ص ۳۶)

اس کے باوجود اگر ثناء اللہ امرتسری کو شیخ الاسلام قرار دینے پر اصرار ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ کونسا اسلام ہے؟ اللہ اور رسول کا اسلام تو ہو نہیں سکتا!

اہلحدیث کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں:

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری پہلے تو ادھر ادھر سے قادیانی کو مسلمان ثابت کرتے رہے، کھلے نہیں تھے، مگر دل کا چور کب تک دل میں رہتا۔ آخر اُسے زبان پر آنا ہی تھا اور وہ آ ہی گیا، چنانچہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری صاف صاف لفظوں میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی بات کہنے لگے:

’اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ والذین معہ کا ہے سب شریک ہیں..... مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں (یعنی اسلامی فرقوں میں) شامل سمجھتا ہوں‘ (اخبار اہلحدیث ۱۶/اپریل ۱۹۱۵ء)

نام نہاد اہلحدیث چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اُسے گمراہی قرار دیتے ہیں اور اُن میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی (چاروں ائمہ کے مقلدین) کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ مرزائی (قادیانی) چونکہ نام نہاد اہلحدیث کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کو مسلمان ثابت کرنے میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد میاں نذیر حسین دہلوی

نے پڑھایا : مؤلف تاریخ احمدیت رقمطراز ہے :

' (شادی کی) تاریخ طے پاگئی تو آسانی دہلہا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) دو خدام کی مختصر سی بارات لے کر واپس پہنچے۔ خواجہ میر ذر کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے گیارہ سو روپے مہر پر نکاح پڑھایا جو ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے اور ڈولی پر بیٹھ کر آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر مولوی صاحب کو ایک مصلیٰ اور پانچ روپے بطور ہدیہ دیئے' (تاریخ احمدیت ج ۲ ص ۵۶)

غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اگرچہ اس کے عقائد نکاح کے وقت ہی خراب ہو چکے تھے اور نبوت کی دلیلیں پر وہ قدم رکھ چکا تھا مگر چونکہ تھا غیر مقلد۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ کے انعام یافتہ و قادیان میاں نذیر حسین نے اس کی غیر مقلدیت کی رعایت میں باوجود فساد عقائد کے اس کا نکاح پڑھایا اور چونکہ ہم مذہب تھا اس وجہ سے اس کا نکاح پڑھایا ہدیہ بھی قبول کیا۔ اس زمانہ میں پانچ روپے نکاح پڑھائی کوئی معمولی ہدیہ نہیں تھا کہ میاں نذیر حسین آسانی سے انکار کر دیتے :

عیب اوروں کے جو چنتے ہیں وہ خود کو دیکھیں
سر نہ اٹھ پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

مذہب اہلحدیث میں قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں !

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں لکھتے ہیں :

'حافظ عبد اللہ اور اُن کے نامہ نگار کے نزدیک متقی کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ کوئی دائرہ اتنا تنگ نہ ہوگا۔ غیر مسلم تو متقی کی تعریف سے بالہدایہ خارج ہیں' مسلم فرقوں میں سے رافضی 'خارجی' معتزلہ 'جہمی' قادیانی 'عرشی' و نصیریہ سب لوگ غیر متقی ہیں' (رسالہ مظلوم روپی/ ۳۷)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اُن میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام (۷۲) فرقے والے جہنمی ہوں گے۔ غیر مقلد کی خط کشیدہ عبارت میں فور کریں کہ وہ رافضیوں 'خارجیوں' اور قادیانیوں کو نہ صرف مسلمان اور مومن قرار دے رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کو اہل تقویٰ میں سے شمار کرتے ہیں اور اُن کو متقی ہونے کا شوق کلیتہً عنایت فرما رہے ہیں۔

اللہ اللہ ! غیر مقلدوں کا دین و ایمان اب یہ بھی گوارا کر رہا ہے کہ جو فرقہ اور جو جماعت انبیاء کو گالی دے 'حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تہمت تراشے اور نبی ہونے کا دعویٰ کرے' صحابہ کرام پر سب و شتم کرے 'قرآن کا انکار کرے اور اس کے محرف ہونے کا قائل ہو' یہ فرقہ اور جماعت نہ صرف مسلمان ہو بلکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے شامل ہو کر اہل تقویٰ قرار پائے اور اس کا شمار متقیوں میں سے ہو' گویا غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری بلسان حال عرض فرما ہیں :

سکوت چھایا ہے انسانیت کی قدروں پر
یہی ہے موقع اظہار آؤ سچ بولیں

اہلحدیث اور قادیانی مذہب کے اعتقادی و فقہی مسائل :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) میں قادیانیت کے جراثیم سرایت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں باطل فرقوں کے مابین گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔

نام نہاد جماعت اہلحدیث (غیر مقلدین) کے گمراہ کن عقائد اور ان کے عجیب و غریب کراہیت زدہ گھٹاؤنے فقہی مسائل ہم نے اپنی دیگر کتابوں میں تفصیلاً ذکر کر دیے ہیں ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی تقلید سے آزاد جتنے بھی بد مذہب و بد عقیدہ فرقے ہیں سب کے عقائد و مسائل تقریباً یکساں ہوتے ہیں بلکہ مختلف بد مذہب فرقوں کے افراد کی شکل و صورت میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ نیچری سرسید احمد خان، مدعی نبوت غلام احمد قادیانی، نام نہاد اہل قرآن منکرین حدیث (غلام احمد پرویز۔ پیکر الوہی مذہب) فرقہ صدیق دیندار چند سیٹھو، نام نہاد اہلحدیث یہ سب فرقوں کے افراد کی صورتیں مسخ شدہ ہوتی ہیں۔

شکل و صورت، ہیئت و طبع میں مشابہت کے ساتھ ساتھ بد مذہب فرقوں کے افراد کے عادات و اطوار، مزاج و فطرت، کردار و گفتار، طبیعتیں و حرکاتیں، اخلاق، معاملات، برتاؤ اور رہن و سہن سب میں مماثلت پائی جاتی ہیں، سب بھائی بھائی نظر آتے ہیں، سب کی بولی بھی ایک جیسی ہوتی ہے بلکہ اوپر پہنچ کر سب کا شجرہ بھی ایک ہو جاتا ہے۔

اہلحدیث اور قادیانی مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں :

ایک مجلس یا ایک طہر کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے کہ جس میں نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی ایک ہی صف میں کھڑے اور ایک ہی فضاء

میں اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں :

کنہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر یا کبوتر باز یا ہاڈ

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے، اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور ان کا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔۔۔ تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں اور قادیانیوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقیں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ان کی طرف آجائیں۔

’تین طلاق‘ چاہے ایک مجلس یا ایک طہر میں دی جائیں یا متعدد اوقات میں وہ تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسلک یہی ہے۔

علمی میدان میں اہلحدیث پر مرزا قادیانی کی سبقت

ایک اہلحدیث (غیر مقلد) کی شہادت :

غیر مقلد مولوی ابوالبشیر مراد علی نے ہی اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے :

’اگر جماعت اہلحدیث کے رکن مجھے بُرا نہ کہہ اُنھیں تو اُن سے مرزا آنجہانی بھی علمی میدان میں سہقت لے گیا ہے۔ چند دنوں میں بالکل قلیل تعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کر گیا ہے‘
(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۷۷/۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں (قادیانیوں) سے مشابہت :

’اس جماعت (امامیہ) کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ افراد اُمتِ مسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں منسلک کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ دوسرے جزو یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بیشک قابلِ اعتراض ہے۔ اس جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے۔
(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۳۱۳/۳ جولائی ۱۹۳۴ء)

غیر مقلدین کی اہلحدیث کانفرنس کے مبلغ عبدالحمید اپنے فرقہ کی امامیہ پارٹی کے متعلق لکھتے ہیں :

’ان امامیہ اراکینِ خلافت (جن میں رفیقِ پسروری بھی شامل ہیں) کے نزدیک علماء اہلحدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں‘
(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۷۷/۲۷ مئی ۱۹۳۸ء)

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر..... تفسیر مرزائی :

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی تصانیف میں سے تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی نے خوب شہرت پائی۔ اُن کے ہم مسلک اہل حدیث علماء نے اس تفسیر پر سخت تنقید کی۔ اہل حدیث کے وکیل محمد حسین بنا لوی لکھتے ہیں :

’تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے‘ تفسیر پکڑالوی کا خطاب دیا جائے تو روا ہے..... اس کا مصنف اس تفسیر سراپا الماد و تحریف میں پورا مرزائی‘ پورا پکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری (نرسید کے عقائد کو ماننے والا) ہے‘ (عبدالحق فزونی۔ الاربعین (۱۱) بور پٹنگ پریس) ص ۴۳

عبداللہ حد خان پوری اہل حدیث لکھتے ہیں :

’اور ثناء اللہ محمد زندقہ کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ سرکش وہ صائبین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں..... اور کچھ دین اس کا ابو جہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اس سے بھی بدتر ہے..... پس وہ تکلم قرآن واجب القتل ہے‘ [ترجمہ]
(عبداللہ حد خان پوری۔ الفضلہ العجازیہ السلطانیہ۔ امام سرحد برقی پریس راولپنڈی) ص ۸

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کے قادیانی اُستاز :

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کو غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی نے اپنی کتاب ’اختلاف امت کا المیہ‘ میں اپنی جماعت کے طلیل القدر علماء میں شمار کیا ہے۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی اپنی ایک کتاب 'الجسر البلیغ فی حیات التلیغ' میں اپنے اساتذہ کی فہرست پیش کرتے ہیں:

'قرآن مجید میں نے مولوی سراج الدین صاحب وزیر آبادی سے 'نیز حافظ پیر عبد اللہ صاحب وزیر آبادی سے پڑھا ہے اور ورزی کا کام اور تلہ کاری ماسٹر کریم بخش صاحب وزیر آبادی سے سیکھا ہے اور پھر کچھ عرصہ تک حافظ غلام محمد وزیر آبادی (مرزائی - قادیانی) سے بھی سیکھا ہے' (الجسر البلیغ فی حیات التلیغ / حصہ اول / صفحہ ۲)

یہ جو حافظ غلام محمد وزیر آبادی ہیں اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کے استاذ ہیں 'مرزائی (قادیانی) تھے۔ انہوں نے غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھیجا۔ حافظ غلام محمد اتنے اہم قادیانی تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے قادیانی آیا کرتے تھے۔ مشہور قادیانی خواجہ کمال الدین وکیل غلام رسول راجپے اور دیگر مبلغین کی آمد و رفت رہا کرتی تھی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے 'الجسر البلیغ صفحہ ۲/ کا حاشیہ) ۱۹۱۶ء اپریل میں عنایت اللہ اثری قادیان گئے تو قیام اپنے دوست حافظ عبید اللہ احمدی وزیر آبادی (مرزائی - قادیانی) کے یہاں کیا۔ تفصیل عنایت اللہ اثری کی زبانی نیچے:

'بہادی الاخریٰ ۱۳۳۳ھ مطابق اپریل ۱۹۱۶ء میں مجھے قادیان جانا پڑا تو مولوی عبید اللہ صاحب احمدی وزیر آبادی (قادیانی) کے یہاں قیام کیا' چونکہ کئی دنوں تک قیام کا ارادہ تھا اس لئے دیگر سامان ضرورت کے ہمراہ ایک نیا جوتا بھی ہمراہ لے گیا تھا اور کبھی کبھی اسے بھی استعمال کرتا تھا کہ

پاؤں کے ساتھ مانوس ہو جائے' ایک روز مسجد اقصیٰ (قادیان) سے وہ چوری ہو گئی اور کافی تلاش پر بھی وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ مولوی عبید اللہ صاحب (قادیانی) نے دوستوں سے ذکر کیا کہ یہ میرے دوست بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اور میں بھی غیر احمدی۔ ان پر اس چوری کا کیا اثر ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں جوتی ہم خرید دیتے ہیں' میں نے کہا کہ نہیں میں پرانی جوتی سے کام چالوں گا..... احمدی علماء باری باری میرے پاس آتے اور باتیں کرتے رہتے۔ ایک دفعہ مولوی غلام رسول صاحب (قادیانی) میرے پاس تشریف لائے اور باتیں کرتے رہے اور فرمایا کہ میں آپ کے بالمقابل جاہل ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کو عالم بلکہ جید عالم ٹھہراتا ہوں۔ آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ اگر انکساری ہے تو بھی ٹھیک نہیں' (النہر المبلغ فی حیات التلیخ/ صفحہ ۱۱-۱۲)

قادیان کے اس طویل قیام میں عنایت اللہ اثری پر کیا کیا اثرات مرتب ہوئے' وہ اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ قادیانی مولوی کو جید عالم کہہ کر منہ بھرائی دے رہے ہیں۔ یہ استدلال بھی پیش کر رہے ہیں کہ عالم کو اپنے لئے بطور انکساری جاہل کا لفظ استعمال کرنا بھی نامناسب ہے۔ کیا یہ قادیانیوں سے متاثر ہونا نہیں ہے؟ بہر حال تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی اور قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد سے بھی یقیناً ایسی بے تکلفی ہوئی کہ اپنی بات کہہ سکیں' چنانچہ دو ڈھائی مہینے بعد رمضان المبارک سے چند دنوں پہلے خلیفہ قادیان سے کیا گفتگو ہوئی' وہ غیر مقلد عنایت اللہ اثری ہی کی زبانی سنئے:

نام نہاد الحمدیث کی قادیانی کے پیچھے نماز :

’رمضان المبارک سے کچھ روز پیشتر میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) نے میاں محمود احمد صاحب (قادیانی) سے کہا کہ نماز تراویح مسجد اقصیٰ یا کہ مسجد مبارک میں ’میں پڑھاؤں گا‘ آپ دوستوں میں اعلان فرما دیں۔ موصوف (قادیانی) نے فرمایا: آپ کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا کہ آپ نے (قادیانی مذہب پر) بیعت نہیں کی۔ میں نے عرض کیا کہ بیعت تو سوچ سمجھ کر ہوگی، بے سوچے بیعت کیسے کر لوں۔ نماز کا تعلق اسلام سے ہے بیعت سے نہیں۔ جب میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کر رہا ہوں تو آپ کو میری اقتداء سے کون سی چیز مانع ہے۔ فرمایا کہ ہمارا تو کوئی ایماء نہیں۔ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) اپنے طور پر ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے اور ہمارا آزادانہ خیال ہے کہ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) کافر ہے اور تیری اقتداء میں ہماری نماز نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے خیال میں پختہ اور میں اپنے دین میں کمزور ثابت ہوا‘

(الکبر المبلغ فی حیات النبیؐ جلد ۱/ص ۱۳-۱۴)

کافر بھی اب اُن کو کافر کہتے ہیں : ائمہ اربعہ کی تہذیب کرنے

والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والے غیر مقلد عنایت اللہ اثری ’قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے میں ذرا بھی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ قادیانیوں کی خوشامدیوں کر کے یہ سمجھتے تھے کہ قادیانی ہماری چالپندی سے متاثر ہو کر امام بنالیں گے لیکن خلیفہ قادیان نے صاف لفظوں میں اُن کو جو کافر کہا تو دن میں

تارے نظر آ گئے اور اپنی کمزوری کا اعتراف کر کے گھر واپس آ گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کافر قادیانی بھی نام نہاد الحمدیٹ کو کافر سمجھتے ہیں۔ نام نہاد الحمدیٹ کا گستاخانہ لب و لہجہ دیکھ کر کافر بھی انھیں کافر کہتے ہیں۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیانیوں سے جو تعلق تھا وہ اس شکست خوردگی کے بعد بھی قائم رہا۔ قادیانیوں کو بھی یقیناً ان سے بہت کچھ اُمیدیں وابستہ ہی رہی ہوں گی اس لئے آمد و رفت جاری رہی اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری نے قادیان سے اپنا رشتہ توڑ انہیں 'ملاحظہ فرمائیے' اُن کی ایک تحریر :

۱۹/ اگست ۱۹۶۲ء کو میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) ظہر پڑھ کر مسٹر بدر الاسلام کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہر و عصر کو بصورت جمع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی (قادیانی) ہوں گے چنانچہ قاری ہو کر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں..... انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب تو سختی تھے؟ فرمایا کہ نہیں وہ بھی الحمدیٹ ہی تھے۔' (البحر المبلغ جلد ۱۲/ ص ۱۵۶)

اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں :

'اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں' اس دعویٰ کی تردید آج تک کسی اہل حدیث نے نہیں کی۔ اس لئے اس دعویٰ کو یہ کہہ کر رد نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ایک قادیانی کی بات ہے اُس نے یوں ہی کہہ دیا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے خود عنایت اللہ اثری نے تردید نہیں کی اور نہ ہی دوچار نام پوچھنے کی جرأت کی۔ اس سے اندازہ ہوتا کہ خود

عنايت اللہ اثری کو بہت سے اہل حدیث کا علم رہا ہوگا جو قادیانی ہو گئے ہیں۔ خود اُن کے استاذ ہی مرزا کی تھے۔ جتھہ کا جتھہ اہل حدیث سے قادیانی کیسے ہوا؟ اس کا جواب اہل حدیث کے بلند پایہ مولوی میرابراہیم سیالکوٹی نے ان الفاظ میں دیا:

’اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاط سے جماعت اہل حدیث کے کثیر ائمہ و لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتداء میں مولانا ابوسعید محمد حسین بنالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی سے اُن کو الہامی مان کر اُن کی موافقت کی اور اُن کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔‘
(اختلال الجہود مصلحہ میرابراہیم سیالکوٹی ص ۲۳/ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص ۴/ ۷/ ج ۲)

جمع بین الصلوٰتین (قادیانی اور اہلحدیث میں اشتراک عمل):
جمع بین الصلوٰتین مسئلے میں قادیانی اور اہلحدیث دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ قادیانی فرقے کے لوگ تین وقت نماز ادا کرتے ہیں اور اہلحدیث بھی تین وقت میں پانچ ادا کر لینا کافی سمجھتے ہیں یعنی اہلحدیث لوگ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنے کی گنجائش کے قائل ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث اور قادیانیوں کے مسائل میں توافق و اشتراک نظر آتا ہے۔ عنايت اللہ اثری نے دو مسافروں کو دیکھتے ہی کس عمل سے پہچان لیا کہ یہ قادیانی ہیں؟ وہی مشترک عمل جمع بین الصلوٰتین یعنی دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق جمع بین الصلوٰتین عرفات اور مزدلفہ میں بعض شرائط کیساتھ مسنون ہے کسی اور موقع پر جمع کا حکم نہیں دیا گیا۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا عذر جمع بین الصلوٰتین کرے اُس نے کبائر میں سے ایک کبیرہ گناہ کیا۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر نماز اُس کے وقت میں ادا کرے مقیم ہو یا مسافر بیمار ہو یا تندرست..... مگر الجحدیث اور قادیانی بحالت سفر ظہر و عصر ایسے ہی مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں، یعنی ظہر کے وقت میں ظہر و عصر ملا کر اور مغرب کے وقت میں مغرب و عشاء ادا کرتے ہیں۔ اُن کا یہ عمل قرآن مجید کے بھی خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے بھی مخالف۔ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے اور عدا کسی نماز کو اپنے وقت کے بعد یا پہلے پڑھنا بلا عذر سخت گناہ اور منع ہے۔

رب تعالیٰ نماز کے اوقات کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

فوت شدہ نمازیں : (قادیانی اور الجحدیث میں اشتراک عمل) :

فرض نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کر کے ادا کرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ نمازیں اپنے اوقات میں ادا نہ کرے تو یہ نمازیں ساقط (ختم) نہیں ہوتیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء اولین فرصت میں پڑھے۔ الجحدیث اور قادیانیوں کا مشترکہ عمل یہ ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے یعنی اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اُن نمازوں کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں۔ وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اُس نماز کا قضاء کرنا اُس کے ذمہ واجب ہے۔ یہ بات سراسر بے عقلی پر مبنی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ عورتوں پر ایام حیض و نفاس کے روزے معاف نہیں ہیں بلکہ بھجوری ختم ہو جانے پر روزے رکھنا فرض ہے۔

اگر اہلحدیث اور قادیانیوں کی دشمنی میں قضاء کا لفظ نہ ہو تو کیا ایام حیض و نفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہو جائیں گے اور عذر شتم ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہو جائیں گے؟

اہلحدیث اور قادیانیت میں مناسبت نہ ہوتی تو اہلحدیث ہی کیوں قادیانیت قبول کرتے اور اس کی تائید میں زوردار مضامین کیوں لکھتے؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اور بقول میرا براہیم سیالکوٹی 'بمعانت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے'۔

اہلحدیث اور قادیانی کے اٹوٹ رشتے : اہل حدیث اور قادیانیوں میں اٹوٹ رشتے ہیں اور ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہے اس کا ایک اہم ثبوت اہل حدیث عنایت اللہ اثری کی کتاب 'عیون زمزم' ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کر دی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر قادیانی خوش ہو گئے۔ اہلحدیث عنایت اللہ اثری نے قادیانیوں سے رشتے استوار کرنے کے لئے یہ کدو کاوش کی ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر ایک ہی ہے چنانچہ قادیانیوں نے اس کتاب کی خوب داد دی اور اس کو ایک جرأت مندانہ قدم قرار دیا، یہی نہیں بلکہ اہلحدیث عنایت اللہ اثری سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایک قدم آگے بڑھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت پر بھی ایک کتاب تصنیف فرمادیں۔ ایک مشہور قادیانی چودھری محمد حسن چیمہ وکیل گجرات نے قادیانی ماہنامہ 'روح اسلام' لاہور بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں 'عیون زمزم' کی مبالغہ آمیز تعریف و توصیف کرنے کے بعد لکھا ہے:

’ہم (قادیانی)‘ حافظ عنایت اللہ صاحب (اہل حدیث) سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ جہاں انہوں نے جرأت سے کام لے کر حضرت مسیح کا باپ ثابت کیا ہے وہاں وہ یہ بھی قرآن و حدیث ہی سے ثابت کر دیں گے کہ مسیح علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ۷۰۰ برس قبل دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے‘ (الطہر البلیغ ص ۱۸۳)

قادیانیوں کے مشہور اور زبردست مبلغ کے الفاظ کو اہل حدیث عنایت اللہ اثری نے اپنی کتاب ’الطہر البلیغ‘ میں اپنی مدح سرائی میں نقل کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو اہلحدیث اور قادیانی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین ماہیہ الرحمن)
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

(۹۲۸) صفات پر مشتمل محققانہ جائزہ۔ متلاشیانِ راجح کے لئے ملک اتریکا میں قیمت نقد

فتنہ اہلحدیث:
غیر مقلدیت اس دور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے اندازہ بعید بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اور حضراتِ حنفیہ) کے خلاف ہرزائی، طعن و تحقیر اور تہمت طرازی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں، اپنے سوا سب کو مشرک سمجھتے ہیں، تھیلی خنسی کو شرک کہتے ہیں ان کے عقائد و مسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طبعاً وحشت و نفرت ہوتی ہے۔ ائمہ مجتہدین، محدثین اُمت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر و مستند جہادِ باعادت کو ضعیف ’موضوع‘، من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں۔

جماعتِ اہلحدیث کا فریب: اہلحدیث اور شیعہ مذہب: قربانی اور اہلحدیث

اہلحدیث اور قادیانی مذہب: جماعتِ اہلحدیث کا نیا دین

مذہبِ اہلحدیث کے خصوصی عقائد و مسائل اور پیچیدہ رازوں سے واقفیت کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔